39687 ـ وضوء كى نيت كب كى جائے ؟

سوال

جب مسلمان شخص وضوء كرنا چاہے تو وہ نيت كب كرے، وضوء كى ابتداء ميں يا چہرہ دھوتے وقت ؟
يا دوران وضوء كسى بھى وقت نيت كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سب عبادات ميں نيت شرط ہے، اس ليے نيت كے بغير كوئى بھى عبادت صحيح نہيں ـ اور وضوء بھى عبادت ہے ـ

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" ہمارے نزديك وضوء، غسل اور تيمم ميں نيت شرط ہے، امام مالك اور ليث بن سعد اور امام احمد بن حنبل اور داود رحمہم اللہ كا بھى يہى قول ہے.

ان كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

اور انہيں تو يہى حكم ديا گيا ہے كہ وہ اخلاص كے ساتھ اللہ تعالى كى ہى عبادت كريں .

اخلاص دل كے عمل كو كہتے ہيں، اور يہى نيت ہے، اس كا حكم وجوب كا متقاضى ہے.

سنت نبويہ كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا درج ذيل فرمان ہے:

" اعمال كا دارومدار نيتوں پر ہے "

يہاں انما حصر كے ليے بولا گيا ہے، اور مراد يہ ہے كہ نيت كے بغير كوئى بھى عمل صحيح نہيں.

ايك اور دليل يہ ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی "

اور یہ شخص وضوء کی نیت نہ کرے تواس کا وضوء ہی نہیں ہو گا.... الخ انتہی. مختصرا.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 356) اور المغنی ابن قدامہ میں بھی اسی طرح بیان ہوا ہے (1 / 156).

دوم:

مسلمان کے علم میں ہونا چاہیے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے، اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی مشروع اور جائز نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13337) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

نیت کرنے کا وقت:

اکمل تو یہی ہے کہ وضوء کرتے وقت یا وضوء سے کچھ دیر قبل نیت کرے، تا کہ وضوء کے سارے اجزاء کو نیت شامل ہو، اس میں واجب یہ ہے کہ پہلے واجب کے ساتھ ہی نیت کر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ساری طہارت سے قبل نیت کرنا واجب ہے، کیونکہ نیت اس کے لیے شرط ہے، چنانچہ ساری طہارت میں اس کا پایا جانا ضروری ہے، اگر نیت کرنے سے قبل طہارت کے واجبات میں سے کوئی واجب کر لیا جائے تو وہ کالعدم ہو گا دونوں ہاتھ دھونے سے قبل نیت کرنا مستحب ہے، تا کہ طہارت کے سنن اور واجبات سب کو نیت شامل ہو.

اگر کوئی شخص نیت کرنے سے قبل اپنے ہاتھ دھو لے تو وہ اسی طرح ہے جیسے کسی نے ہاتھ دھوئے ہی نہیں، طہارت سے کچھ دیر قبل نیت کرنی جائز ہے... اور اگر فاصلہ زیادہ ہو تو پھر جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (1 / 159).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نیت کی دو مقام ہیں:

پہلا مقام:

اس میں سنت ہوگی، اگر واجب سے پہلے کی جائے تو یہ مسنون طہارت ہوگی.

دوسرا مقام:

واجبات میں سے پہلے واجب کے وقت نیت واجب ہو گی. انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 140).

اس بنا پر اکمل یہی ہے کہ وضوء شروع کرنے سے قبل نیت کرنا ہوگی، اور پہلے واجب کے وقت نیت کرنا واجب ہے، وضوء کے پہلے واجب کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ بسم اللہ، پہلا واجب ہے، اور بعض کلی پہلا واجب قرار دیتے ہیں، اور صحیح بھی یہی ہے، اور بعض نے چہرہ پہلا واجب قرار دیا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21241) اور (11497) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر پہلے واجب کے وقت نیت کی جائے تو اس سے قبل وضوء کی سنن پر ثواب حاصل نہیں ہو گا، مثلا بسم اللہ پڑھنے اور تین بار ہاتھ دھونے کا ثواب، جیسا کہ ابن قدامہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے.

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ وضوء کی ابتدا میں بسم اللہ اور تین بار دونوں ہاتھ دھونے کے وقت نیت کرتے تھے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الشیخ ابن باز (10 / 98).

واللہ اعلم .